نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت امن کے پیامبر

تعارف و تمہید:-

تاریخ انسانیت میں امن ہمیشہ سے ایک عظیم نصب العین رہا ہے لیکن دنیا اکثر ظلم، فساد اور جنگوں کی لپیٹ میں رہی ہے۔ ایسے میں ساتویں صدی کا عرب کا معاشرہ شدید اخلاقی انحطاط، قبائلی جنگوں اور بدامنی کا شکار تھا۔ اس تاریک دور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد انسانیت کیلئے ایک روشنی کی کرن ثابت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ صرف ایک عظیم روحانی راہنما تھے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امن کے قیام، باہمی ہم آہنگی اور رواداری کے عملی نمونے پیش کیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امن، صبر، حکمت اور عدل و انصاف کے ذریعے معاشرتی امن کی بنیاد رکھی۔ دشمنوں کو دوست بنایا۔ اور جنگجو قبائل کو اخوت کی لڑی میں پرو دیا۔

نبوت سے پہلے کا کردار:-

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت سے پہلے بھی معاشرے میں اصلاح اور امن قائم کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صادق اور امین کے نام سے پکارتے تھے اس لیے اکثر لڑائی جھگڑوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بطور منصف حل کیلئے بلایا جاتا تھا۔ اسی طرح حجرِ اسود کو نصب کرنے کیلئے قبائل لڑنے کو تیار تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکمتِ عملی سے سب قبائل کو راضی کر کے چادر میں پتھر رکھا اور سب کو چادر تھامنے کا کہا۔ اور خود پتھر رکھ دیا۔ اس نتیجے میں ایک بہت بڑا خون ریزی کا معاملہ امن و امان سے طے پایا اور قبائل کی عزت بھی محفوظ رہی۔

Day: Date:

ظلم کے خلاف قریش کے چند سرداروں نے امن و انصاف کا معاہدہ کیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی شرکت فرمائی۔ معاہدہ **"حلف الفضول"** کے نام سے جانا جاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **"مجھے اس معاہدے میں شریک ہونا سرخ اونٹوں (قیمتی دولت) سے بہتر لگا"** جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امن کے قیام کیلئے کوششوں کو بہت زیادہ اہمیت دیتے اور افضل جانتے۔

مکی دور میں امن کیلئے کردار:-

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کی تبلیغ کیلئے کام شروع کیا تو کفارِ مکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سخت خلاف ہو گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی ساتھ شدید اذیتیں دیتے۔ جلاوطنی، تشدد اور بائیکاٹ کا سامنا کرنا پڑا مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبر اور درگزر سے کام لیا طائف کے سرداروں نے گستاخیاں کی اور عوام کے ساتھ مل کر پتھروں سے برسات کی۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جوتا مبارک خون سے تر ہو گیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ کے حکم سے نازل ہو کر فرماتے ہیں اے پیغمبر! آپ اگر اجازت دیں تو ان لوگوں کو دونوں پہاڑوں کے درمیان ملا دوں مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امن و درگزر سے کام لیتے ہوئے فرمایا "اے اللہ ان کو ہدایت دے یہ نہیں جانتے"۔

مدنی دور میں امن کیلئے مظاہر

Day: Date:

مدینے میں ہجرت کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہلی بار ریاستی اختیارات ملے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب صرف ایک نبی نہیں بلکہ ایک حکمران، قانون ساز، جج، سپہ سالار بھی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سارے اختیارات کو ایک ہم آہنگ اور پرامن معاشرہ قائم کرنے کیلئے اختلافات، نفرت، مذہبی تناؤ اور قبائلی تعصبات کو ختم کرنے کیلئے استعمال کیا۔

مسلمانوں کیلئے امن کا قیام:-

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے **"مواخات مدینہ"** سے مسلمانوں کے درمیان بھائی چارے کا معاہدہ کروایا۔ تقریباً نوّے (90) سے زیادہ افراد کو ایک دوسرے کا وارث، مددگار اور محافظ بنایا۔ اس معاہدے کے ذریعے

- غربت و بے سروسامانی کا حل نکلا
- معاشی عدم مساوات کو روکا
- قبائلی تعصب کو ختم کیا

حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آدھا مال پیش کیا مگر عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے "اللہ آپ کے مال میں برکت دے مجھے بازار دکھا دو" کہہ کر واپس کر دیا۔

غیر مسلموں کے ساتھ پرامن تعلقات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودیوں اور مشرکوں کے ساتھ بھی پرامن تعلقات کی بحالی کا کام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکوں، یہودیوں اور مسلمانوں کے درمیان "بقائے باہمی" کا تحریری معاہدہ کیا۔ **"میثاق مدینہ"** اسلامی تاریخ کا پہلا

Day:________ Date:________

تحریری ریاستی آئین تھا جو کہ مجموعی طور پر 47 دفعات پر مشتمل تھا۔

اہم شقیں

اس معاہدے کی اہم شقیں درج ذیل ہیں

میثاق مدینہ

1. سب شہریوں کو مذہبی آزادی ہوگی۔
2. تمام گروہ مدینہ کی دفاع کیلئے برابر شریک ہوں گے۔
3. جرائم پر اجتماعی انصاف ہوگا ذاتی انتقام نہیں
4. یہودی اپنے دین پر اور مسلمان اپنے دین پر قائم رہیں گے۔

اس معاہدے کی بدولت ایک کثیر المذہبی ریاست میں امن قائم ہوا اور تمام طبقات کو حقوق اور فرائض دیئے گئے۔

5 صلح حدیبیہ کا معاہدہ اور امن :-

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم عمرہ کرنے مکہ گئے تو اہل قریش نے عمرہ کرنے سے روکا۔ کئی دنوں تک مذاکرات کے بعد یک طرفہ ظاہری شرائط پر صلح کی گئی۔

صلح حدیبیہ

1. مسلمان اس سال عمرہ نہیں کریں گے۔
2. اگلے سال آئیں گے اور تین روز قیام کریں گے
3. وہ قریش کا شخص مسلمان ہوکر واپس جائے واپس کیا جائے گا۔
4. لیکن اگر مسلمان شخص قریش جائے تو واپس نہ کیا جائے گا۔

اس معاہدے کا نتیجہ اللہ نے فتح کی صورت میں قرآن فرمایا۔

"انا فتحنا لک فتحاً مبینا

ترجمہ: بے شک ہم نے تمہیں واضح فتح دی"

(الفتح: 1)

اس معاہدے کے ذریعے امن قائم ہوا اور اتنے لوگوں نے اسلام قبول کیا جتنے 19 سال میں نہ ہوئے۔

فتح مکہ کے موقع پر امن کا مظاہرہ:-

قریش نے صلح حدیبیہ کی خلاف ورزی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے 10 ہزار صحابہ کے ساتھ مکہ کا رخ کیا۔ مکہ بغیر جنگ کے فتح کیا اور تمام مسلمانوں کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دشمنوں کو عام معافی دے دی اور فرمایا "جاؤ تم سب آزاد ہو"۔ فتح مکہ کو تاریخی فتح قرار دیا گیا جس نے دشمنوں کے دل جیت لیے۔

جانوروں کے ساتھ رحم و امن کی تلقین:-

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ صرف انسانوں بلکہ جانوروں کے ساتھ امن اور رحم دلی کا برتاؤ کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اونٹ دیکھا جو دبلا اور کمزور رھا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے مالک کو بلایا اور اللہ سے ڈرنے کی تلقین کی۔ نتیجہ یہ کہ آپ نے جانوروں کی تکلیف کو محسوس کیا اور ان کے ساتھ نرمی

Day:______ Date:______

اور رحم دلی کا برتاؤ کرنے کی تلقین کی۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانور ذبح کرنے لیے بھی جانوروں کی تکلیف کو ملحوظ خاطر رکھتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جب تم ذبح کرو تو چھری تیز کرو اور جانور کو تکلیف نہ دو۔

حاصلِ بحث

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری حیاتِ طیبہ سراسر رحمت، امن اور انصاف کا مجسم نمونہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت سے پہلے کی زندگی سے لیکر، مکہ کے دور میں، مدینے میں، غیر مسلموں کے ساتھ غرض یہ کہ جانوروں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک اور امن کے قیام کے مظاہر سے واضح کیا کہ امن صرف ایک جذباتی پیغام تک محدود نہیں ہے۔ اس امن کے مظاہرے کو عمل، قانون، اخلاق اور ادارہ جاتی سطح پر نافذ کر کے امن کی تاریخی اور عملی مثال قائم کی۔